سمندری جانور حلال ہیں

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ﴾(المائدة : ٣)

''تم پر مردار کو حرام کر دیا گیا ہے۔''

یہ حکم عام ہے، مچھلی اور سمندری جانوروں کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ﴾(المائدة : ٩٦)

''تمہارے فائدے کے لیے سمندر کا شکار اور کھانا حلال کر دیا گیا ہے۔''

❀ اس کی تفسیر میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا لَفِظَ مَيْتًا فَهُوَ طَعَامُهُ .

''جس مردار کو سمندر باہر پھینک دے، وہ سمندر کا کھانا ہے۔''

(تفسير ابن أبي حاتم : 6434، وسندهٗ حسنٌ)

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

طَعَامُهُ : مَا قَذَفَ .

''سمندر کے کھانے سے مراد وہ جانور ہے، جسے سمندر باہر پھینک دے۔''

(تفسير الطّبري : 727/8، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ فَنَحْمِلُ الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ .

''ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اللہ کے رسول! ہم سمندری سفر کرتے وقت اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں، اگر اس سے وضو کریں، تو پیاسے رہ جاتے ہیں۔ کیا ہم سمندری پانی سے وضو کرلیا کریں؟ فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 361/2، موطأ الإمام مالك :22/1، سنن أبي داوٗد : 83، سنن النّسائي : 59، سنن التّرمذي : 69، سنن ابن ماجه : 386-3246، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۴۳) امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۱۱)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۲۴۳)، حافظ ابن مندہ رحمہ اللہ (التلخیص الحبیر لابن حجر : ۱/۱۰) حافظ بغوی رحمہ اللہ (شرح السنہ : ۵۶/۲، ح : ۲۸۱) اور حافظ نووی رحمہ اللہ (المجموع : ۸۲/۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ابن منذر رحمہ اللہ (الاوسط : ۱/ ۲۴۷) نے ''ثابت'' کہا ہے۔

❁ علامہ جوزقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِسْنَادُهٗ مُتَّصِلٌ ثَابِتٌ . ''اس کی سند متصل، ثابت ہے۔''

(الأباطيل والمَناكير :346/1)

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ صَحِيحٌ جَلِيلٌ . ''یہ حدیث صحیح اور جلیل القدر ہے۔''

(البدر المُنير :348/1)

❁ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ السَّمَكَ الطَّافِيَ حَلَالٌ وَأَنَّهٗ لَا فَرْقَ بَيْنَ مَا كَانَ مَوْتُهٗ فِي الْمَاءِ وَبَيْنَ مَا كَانَ مَوْتُهٗ خَارِجَ الْمَاءِ مِنْ حَيَوَانِهٖ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ مر کر پانی پر تیرنے والی مچھلی حلال ہے، نیز دلیل ہے کہ جو جاندار صرف پانی میں ہی زندہ رہ سکتے ہیں، ان میں سے کوئی جانور پانی کے اندر مر جائے یا پانی سے باہر مر جائے، دونوں میں کوئی فرق نہیں (یعنی دونوں حلال ہیں)۔''(مَعالم السّنن :44/1)

❁ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سمندر کے مردار کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا:

هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهٗ .

''سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 253/9، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَيْتَةُ الْبَحْرِ حَلَالٌ، وَمَاؤُهُ طَهُورٌ .

''سمندر کا مردار حلال ہے اور اس کا پانی پاک ہے۔''

(المُستدرك للحاكم :501، وسندهٗ حسنٌ)

❁ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنْ ضَرَبْتَ الْحُوتَ بِعَصَاكَ فَقَتَلْتَهٗ، أَوْ رَمَيْتَهٗ بِحَجَرٍ فَمَاتَ فَكُلْهُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، وَالْجَرَادُ مِثْلُ ذٰلِكَ .

''اگر آپ لاٹھی سے مچھلی پر وار کریں اور وہ مر جائے یا پتھر پھینک کر مار دیں، تو وہ جس حالت میں بھی ہو، اسے کھا سکتے ہیں، ٹڈی کا بھی یہی حکم ہے۔''

(مصنّف عبد الرزّاق : 8670، وسندهٗ صحيحٌ)

مچھلی کی تمام انواع واقسام حلال ہیں، اسی طرح پانی میں رہنے والے تمام جاندار حلال ہیں، جو پانی سے باہر اپنے زندگی بحال نہیں رکھ سکتے، اگر وہ مر جائیں، تو انہیں ذبح کیے بغیر کھایا جا سکتا ہے۔

طافی کی حلت:

مچھلی مر کر پانی کی سطح پر آ جائے، یا پانی اسے کنارے پر پھینک دے، تو اسے طافی کہتے ہیں، یہ حلال ہے۔ دلائل ملاحظہ ہوں؛

❀ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ، وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ، فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا، فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَّيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُهٗ، يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِّنْ عِظَامِهٖ، فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهٗ .

''ہم نے غزوہ خبط میں شرکت کی، ہمارے امیر سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے، ہم بھوک سے دوچار تھے کہ سمندر نے مردار مچھلی باہر پھینک دی، جس کا

نام عنبر تھا۔ وہ مچھلی ہم نے تقریبا نصف ماہ کھائی۔ سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک ہڈی سیدھی کی، (وہ اتنی بڑی تھی کہ) ایک سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔“

(صحيح البخاري : 5493، صحيح مسلم : 1935)

❁ نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا، تو فرمایا:

كُلُوا، رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ، أَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ فَأَتَاهُ بَعْضُهُمْ فَأَكَلَهُ .

”اسے کھالیں، یہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے رزق پیدا کیا ہے، اگر کچھ حصہ بچا ہو، تو ہمیں بھی کھلائیے گا، ایک صحابہ نے اس مچھلی کا گوشت پیش کیا، تو آپ ﷺ نے تناول فرمایا۔“

(صحيح البخاري : 4362، صحيح مسلم : 1935)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ إِبَاحَةُ مَيْتَاتِ الْبَحْرِ كُلِّهَا سَوَاءٌ فِي ذٰلِكَ مَا مَاتَ بِنَفْسِهٖ أَوْ بِاصْطِيَادٍ وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى إِبَاحَةِ السَّمَكِ .

”یہ حدیث دلیل ہے کہ سمندر کے تمام مردار حلال ہیں، خواہ وہ مردار خود بخود مرا ہو، یا شکار سے۔ مچھلی کے حلال ہونے پر تو مسلمانوں کا اجماع ہے۔“

(شرح مسلم : 86/13)

❁ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (٧٩٢ھ) فرماتے ہیں:

لَا يُقَالُ : إِنَّ الصَّحَابَةَ كَانُوا مُضْطَرِّينَ فَأَكَلُوهُ لِلضَّرُورَةِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِنْهُ، وَلَا يُقَالُ : إِنَّهُ يَحْتَمِلُ

أَنْ يَكُونَ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ أَوْ لَفَظَهُ، لِأَنَّهُ قَالَ : فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَّيِّتًا، فَعُلِمَ أَنَّ الْمَوْجَ أَلْقَاهُ إِلَى السَّاحِلِ بَعْدَ أَنْ مَّاتَ فِي الْمَاءِ .

''ایسا نہیں کہا جائے گا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (بھوک کی وجہ سے) مجبور تھے، اس لیے انہوں نے ضرورت کے تحت وہ مردار مچھلی کھالی۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس مچھلی کا گوشت کھایا ہے۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا ہے کہ ممکن ہے کہ سمندر کا پانی خشک ہو گیا ہو یا سمندر نے اسے (زندہ حالت میں) باہر پھینکا ہو۔ کیونکہ صحابی کے الفاظ ہیں: ''سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر پھینکی۔'' اس سے معلوم ہوا کہ پانی کی لہر نے جو مچھلی ساحل پر پھینکی تھی، وہ پانی میں پہلے ہی مر چکی تھی۔'' (التّنبیه علی مُشکِلات الهِدایة : 754/5)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

أَشْهَدُ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ أَكَلَ السَّمَكَ الطَّافِيَ عَلَى الْمَاءِ .

''میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مر کر پانی کی سطح پر تیرنے والی مچھلی کا گوشت کھایا۔''

(سنن الدّارقطني : 4724، سنن أبي داود : 3815[في بعض النُّسخ، كما في الأطراف للمزي : 6602]، وسندهٗ حسنٌ)

❁ نیز فرماتے ہیں:

أَشْهَدُ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ قَالَ : كُلُوا السَّمَكَةَ الطَّافِيَةَ .

''میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ مر کر پانی کی سطح پر آنے

والی مچھلی کھا سکتے ہیں۔''

(غريب الحديث للحربي : 569/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَقْبَلْتُ مِنَ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ بِالرَّبَذَةِ سَأَلَنِي نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ عَنْ صَيْدٍ وَجَدُوهُ عَلَى الْمَاءِ طَافٍ فَسَأَلُونِي عَنِ اشْتِرَائِهِ وَأَكْلِهِ فَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يَشْتَرُوهُ وَيَأْكُلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَكَأَنَّهٗ وَقَعَ فِي قَلْبِي شَكٌّ مِمَّا أَمَرْتُهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : وَمَا أَمَرْتَهُمْ بِهٖ؟ قَالَ : أَمَرْتُهُمْ بِهٖ أَنْ يَشْتَرُوهُ وَيَأْكُلُوهُ، قَالَ : لَوْ أَمَرْتَهُمْ بِغَيْرِ ذٰلِكَ لَفَعَلْتُ، أَيْ كَأَنَّهٗ يَتَوَعَّدُهٗ.

''میں بحرین سے واپس آ رہا تھا، جب مقام ربذہ پر پہنچا، تو عراق کے کچھ لوگوں نے، جو احرام کی حالت میں تھے، مجھ سے سوال کیا کہ انہیں ایک شکار ملا ہے، جو مر کر پانی پر تیر رہا تھا۔ انہوں نے مجھ سے اس شکار کو بیچنے اور کھانے کے متعلق سوال کیا، میں نے انہیں حکم دیا کہ وہ حالت احرام میں اسے بیچ بھی سکتے ہیں اور کھا بھی سکتے ہیں۔ پھر میں مدینہ آیا، تو مجھے اپنے جواب پر کچھ شک سا گزرا۔ تو میں نے یہ قصہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے گوش گزار کیا، انہوں نے پوچھا: آپ نے انہیں کیا حکم دیا؟ میں نے کہا کہ میں نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس شکار کو بیچ بھی سکتے ہیں اور کھا بھی سکتے ہیں۔ تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

نے فرمایا: اگر آپ نے کوئی اور حکم دیا ہوتا، تو آپ کی خیر نہ تھی! گویا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دھمکا رہے تھے۔''

(السّنن الکبریٰ للبیهقي : 255/9، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ، سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَمَّا لَفَظَ الْبَحْرُ، فَنَهَاهُ عَنْ أَكْلِهِ، قَالَ نَافِعٌ : ثُمَّ انْقَلَبَ عَبْدُ اللّٰهِ فَدَعَا بِالْمُصْحَفِ، فَقَرَأَ : ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ﴾(المائدة : ٩٦)، قَالَ نَافِعٌ : فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّهٗ لَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ .

''عبد الرحمٰن بن ابی ہریرہ رحمہ اللہ نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس جاندار کے متعلق سوال کیا، جسے سمندر باہر پھینک دیتا ہے، تو سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں ایسا جاندار کھانے سے منع کر دیا۔ نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں: (بعد میں) سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس آئے اور مصحف منگوایا اور یہ آیت تلاوت کی: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ﴾ ''تمہارے فائدے کے لیے سمندر کا شکار اور کھانا حلال کر دیا گیا ہے۔'' پھر سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے عبد الرحمٰن بن ابی ہریرہ رحمہ اللہ کی طرف یہ پیغام دے کر بھیجا کہ سمندر کے باہر پھینکے جاندار کو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔''

(مؤطأ الإمام مالك : 494/2، وسندہٗ حسنٌ)

❁ امام اسحاق بن منصور کوسج رحمہ اللہ (۲۵۱ھ) فرماتے ہیں:

قُلْتُ : اَلطَّافِي مِنَ السَّمَكِ، وَمَا جَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ؟ قَالَ : اَلطَّافِي لَا بَأْسَ بِهٖ، وَمَا جَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ أَجْوَدُ، قَالَ إِسْحَاقُ : كَمَا قَالَ، كِلَاهُمَا يُؤْكَلَانِ، مَضَتِ السُّنَّةُ بِذٰلِكَ.

''میں نے (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے) پوچھا: مرکر پانی پر تیرنے والی اور پانی خشک ہونے سے مرنے والی مچھلی کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: مرکر پانی پر تیرنے والی مچھلی کو کھانے میں کوئی حرج نہیں، البتہ جو مچھلی پانی خشک ہونے سے مر جائے، وہ زیادہ اچھی ہے۔ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میرا بھی یہی موقف ہے، دونوں کھائی جاسکتی ہیں، یہی طریقہ رائج ہے۔''

(مسائل الكوسج : 2824)

کراہت کے دلائل اوران کا جائزہ:

❀ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا أَلْقَى الْبَحْرُ، أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ، وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا، فَلَا تَأْكُلُوهُ.

''جس جاندار کو سمندر باہر پھینک دے یا پانی خشک ہو جائے، اسے کھا سکتے ہیں اور جو پانی میں ہی مرجائے یا مرکر پانی پر تیر آئے، اسے نہیں کھا سکتے۔''

(سنن أبي داود : 3815، سنن ابن ماجه : 3247)

سند ضعیف ہے۔ ابوزبیر محمد بن مسلم بن تدرس مکی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

یہ روایت موقوف بھی مروی ہے، اس میں بھی یہی علت ہے۔

❀ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ہی منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُوا مَا حَسَرَ عَنْهُ الْبَحْرُ وَمَا أَلْقَاهُ وَمَا وَجَدْتُمُوهُ مَيِّتًا أَوْ طَافِيًا

فَوْقَ الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلُوهُ .

''جو جاندار سمندر کے خشک ہونے سے یا سمندر کے باہر پھینکنے سے مر جائے، وہ کھا سکتے ہیں اور جسے آپ مردہ حالت میں پائیں یا وہ مرنے کے بعد پانی پر تیر آئے، اسے مت کھائیں۔''

(سنن الدّارقطني : 4713)

سند ضعیف ہے۔ عبدالعزیز بن عبیداللہ ضعیف ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : 4111)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهٖ . ''ضعیف ہے، اس سے حجت نہیں پکڑی جائے گی۔''

(سنن الدّارقطني، تحت الحديث : 4713)

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ . ''یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔''

(التّحقيق لابن الجوزي : 157/8)

❁ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ بِاتِّفَاقِ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ .

''ائمہ حدیث کا اتفاق ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔''

(التّنبيه على مُشكِلات الهِداية : 752/5)

❁ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

مَا مَاتَ فِي الْبَحْرِ فَإِنَّهٗ مَيْتَةٌ .

''جو سمندر میں مر جائے، وہ مردار ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 379/5)

سند ضعیف ہے۔

① حفص بن غیاث کا عنعنہ ہے۔

② محمد بن علی باقر رحمہ اللہ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

اس کی دوسری سند (المحلی لابن حزم : ٦/ ٦١) میں عطاء بن سائب مختلط ہیں، محمد بن فضیل نے ان سے بعد از اختلاط روایت لی ہے۔

❀ عبداللہ بن ابی ہذیل رحمہ اللہ سے منسوب ہے:

سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ : إِنِّي آتِي إِلَى الْبَحْرِ، فَأَجِدُهُ قَدْ جَعَلَ سَمَكًا كَثِيرًا، فَقَالَ : كُلْ، مَا لَمْ تَرَ سَمَكًا طَافِيًا .

''ایک شخص نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ میں سمندر پر آتا ہوں، تو وہاں بہت ساری مچھلیاں پاتا ہوں؟ فرمایا: آپ انہیں کھا سکتے ہیں، جب تک کہ کوئی ایسا مچھلی نہ دیکھیں، جو مرنے کے بعد پانی پر تیر آتی ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 379/5)

سند ضعیف ہے۔

① اجلح بن عبداللہ کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''لین'' کہا ہے۔

(فتح الباري : 615/9)

② سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَا بَأْسَ بِالطَّافِي مِنَ السَّمَكِ .

''مرنے کے بعد پانی پر تیرنے والی مچھلی (کو کھانے میں) کوئی حرج نہیں۔''

(الکامل لابن عدي : 140/2، السّنن الکبریٰ للبیھقي : 18979، وسندہٗ حسنٌ)

اجلح بن عبداللہ سے یہ روایت شعبہ بیان کر رہے ہیں، اسے ترجیح حاصل ہے۔

❁ قتادہ اور سعید بن مسیّب رحمہما اللہ سے منسوب ہے:

أَنَّهُمَا كَرِهَا الطَّافِيَ مِنَ السَّمَكِ .

''آپ رحمہما اللہ مرنے کے بعد پانی پر تیرنے والی مچھلی (کو کھانا) مکروہ سمجھتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شیبة : 379/5)

سند ضعیف ہے۔ سعید بن ابی عروبہ مدلس و مختلط ہیں۔

❁ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے منسوب ہے:

إِنَّهٗ كَرِهَ الطَّافِيَ .

''آپ رحمہ اللہ مرنے کے بعد پانی پر تیرنے والی مچھلی (کو کھانا) مکروہ سمجھتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شیبة : 379/5)

سند ضعیف ہے۔ مغیرہ بن مقسم مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

دوسری سند میں سعید بن ابی عروبہ مدلس و مختلط ہیں۔

الآثار للشیبانی (کما فی البنایۃ للعینی : ۱۱/۶۱۱) والی سند جھوٹی ہے۔

① محمد بن حسن شیبانی ''کذاب'' ہے۔

② نعمان بن ثابت بالاتفاق ''ضعیف'' ہے۔

③ حماد بن ابی سلیمان کا اختلاط ہے۔

❁ طاؤس بن کیسان رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

فِي الْحُوتِ يُوجَدُ فِي الْبَحْرِ مَيْتًا فَنَهٰى عَنْهُ .

''آپ رحمہ اللہ سے اس مچھلی کے متعلق سوال ہوا، جو سمندر میں مردہ حالت میں ملی،تو آپ رحمہ اللہ نے اس (کو کھانے) سے منع کر دیا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 379/5)

سند ضعیف ہے،ابن جریج کا عنعنہ ہے۔

❀ زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ كَرِهَ الطَّافِيَ مِنْهُ .

''آپ رحمہ اللہ مرنے کے بعد پانی پر تیرنے والی مچھلی (کو کھانا) مکروہ سمجھتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 379/5، وسندہٗ صحيحٌ)

❀ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

تُحْمَلُ كَرَاهَةُ مَنْ كَرِهَهٗ -إِنْ ثَبَتَ عَنْهُ- عَلَى التَّنَزُّهِ لَا عَلَى التَّحْرِيمِ، كَمَا كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَ الضَّبِّ، وَأَكَلَهٗ خَالِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَلَا يَنْهَاهُ، وَأَخْبَرَ أَنَّهٗ غَيْرُ حَرَامٍ وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِهٖ فَعَافَتْهُ نَفْسُهٗ .

''جن اہل علم سے کراہت ثابت ہے،تو اس سے مراد کراہت تنزیہی ہے، نہ کہ تحریمی۔جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سانڈے کا گوشت کھانا ناپسند کیا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کھایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی طرف دیکھ بھی رہے تھے،آپ نے انہیں منع نہیں فرمایا، نیز یہ بھی فرمایا کہ سانڈا حرام نہیں ہے،مگر چونکہ یہ میرے علاقے کا جانور نہیں،اس لیے میرا دل نہیں

ماننا (بخاری: ۵۵۳۷)۔'' (التّنبيه على مُشكِلات الهِداية : 755/5)

ہر سمندری جانور حلال ہے:

تمام سمندری جانور، جن کی زندگی پانی پر معلق ہو، وہ حلال ہیں۔ ان کا شکار بھی حلال ہے اور اگر مردہ حالت میں مل جائیں، تو بھی حلال ہیں۔ یہ مذبوح کے حکم میں ہیں۔ مچھلی اور ان کا حکم ایک ہے۔ ان سے صرف مچھلی مراد لینا تخصیص بلا دلیل ہے۔ قرآن وحدیث میں سمندر کے مردار کو عام ذکر کیا گیا ہے، سلف کا فہم اس کا مؤید ہے۔

❁ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِي الْبَحْرِ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ ذَبَحَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ .

''سمندر میں زندہ رہنے والی ہر جاندار شے کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ذبح کر دیا ہے۔'' (شرح مشكل الآثار للطّحاوي : 211/10، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا شریح حجازی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُلُّ شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ .

''سمندر میں زندہ رہنے والی ہر شے کو ذبح کر دیا گیا ہے۔''

(التاريخ الكبير للبخاري : 228/4، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

لَا يَرَيَانِ بِمَا لَفَظَ الْبَحْرُ بَأْسًا .

''آپ رضی اللہ عنہما اس جاندار (کو کھانے) میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے تھے، جسے سمندر باہر پھینک دے۔'' (مؤطأ الإمام مالك : 495/2، وسندهٗ صحيحٌ)

تنبیہ:

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ؛ الْجَرَادُ وَالْحِيتَانِ وَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ.

''ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کر دیے گئے ہیں؛ (مردار میں) ٹڈی اور مچھلی، (اور خون میں) جگر اور تلی۔''

(السّنن الكبرى للبيهقي : 1196، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

❀ امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ (۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ الْمَيِّتَ يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الْجَرَادُ وَالْحُوتُ.

''میں کسی مردہ چیز کو حلال نہیں جانتا، سوائے ٹڈی اور مچھلی کے۔''

(كتاب الأم : 233/2، ط النّجّار)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

اَلسَّمَكُ وَالْجَرَادُ إِذَا مَاتَا طَاهِرَانِ بِالنُّصُوصِ وَالْإِجْمَاعِ.

''مچھلی اور ٹڈی مر جائیں، تو نصوص شرعیہ اور اجماع کی رُو سے پاک ہیں۔''

(المَجموع شرح المهذّب : 561/2)

مچھلی سمیت جن جانوروں کی زندگی پانی پر موقوف ہے، وہ سب کے سب حلال ہیں، اس پر دلائل گزر چکے ہیں، چونکہ عموماً مچھلی زیادہ کھائی جاتی ہے، شاید اسی لیے اسے بطور خاص ذکر کر دیا گیا۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور امام شافعی رحمہ اللہ تمام سمندری جانوروں کو حلال سمجھتے ہیں۔

۸، جون، ۲۰۲۰ء